



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو داڑھی کو شدید کالے رنگ سے رنگ لیتا ہے؟ کیا اس کرنے والا گناہ کار ہو گا یا نہیں؟ داڑھی منڈوانے اور اسے کالا کرنے میں کیا فرق ہے؟

اجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَلِحَمْدٍ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَرَحْمَةِ الرَّحْمٰنِ وَبِرَبِّکُمْ وَبِرَبِّکُمْ وَبِرَبِّکُمْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْمُبَارَكُ بِنَامِہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو مندی اور وسمہ سے رنجنا تو جائز ہے لیکن کالے رنگ سے رنجنا جائز نہیں ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کملہ دن حضرت ابو قافلہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا توان کا سر ثمامہ بوئی کے پھولوں کی طرح سفید تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

«أَذْهَبَا إِلَى بَعْضِ نَسَائِيْهِ، فَلَيَخِرُّهُ بِشَنِيْهِ، وَتَبْيُوْهُ أَشْوَادِهِ» (صحیح مسلم اللباس، باب استجابة خاتمة الشیت بصبغة...) ح 338 وسنن ابن ماجہ، البابس، باب الخناب بالسوداء، ح 3624 واللغط (۴)

”انہیں ان کی عورتوں میں سے کسی کے پاس لے جاؤ جو ان بالوں کو کسی چیز سے رنگ دے لیکن کالے رنگ سے اجتناب کرنا۔“

: مند احمد ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ فرمایا

(لَا أَفْرَزْتَ أَشْجَنَّيْهِ، لَكِنَّنَّهُ) (مند احمد 3-160)

”اگر تم اس بزرگ کو اس کے گھر ہی میں بینے دیتے تو ہم خود اس کے پاس جاتے۔“

: آپ نے یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عزت افرانی کے لیے فرمائی۔ ابو قافلہ رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہونے تو ان کی داڑھی اور سر ثمامہ بوئی کے پھولوں کی طرح سفید تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(فَلَيَخِرُّهُمَا، وَتَبْيُوْهُ أَشْوَادِهِ) (مند احمد 160-3)

”ان بالوں کے رنگ کو تبدیل کرو و مگر کالے رنگ سے اجتناب کرنا۔“

”لَئِنْ أَخْنَنَّ نَاغِيْرُهُمْ بِالْغَيْبِ أَنْجَنَّاهُ وَلَكُمْ« (سنن ابی داؤد، التبلیل، باب فی الخناب، ح 4205 و 5081 و سنن الترمذی، ح 1753 و سنن ابی ماجہ، ح 3622 و مند احمد 148-5)

”سب سے احسن چیز جس سے تم سفید بالوں کو رنگتے ہو، وہ مندی اور وسمہ ہے۔“

جہاں تک داڑھی کے منڈوانے اور اسے سیاہ خناب سے رنگنے کا حکم ہے تو یہ دونوں باتیں ہی ممنوع ہیں، بتاہم سیاہ خناب کی نسبت داڑھی منڈوانے کی مانعت زیادہ شدید ہے۔

حَذَّرَ عَنِيْدِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ اسلامیہ

ج 44 ص 4

محمد فتویٰ

